

Monthly
KARWAN-E-QAMAR
Karachi



اپریل ۲۰۰۲ء

مسٹر اسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

اس شمارے میں

۳	اداریہ
۷	تاریخ نبوت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام چوہدری نور احمد مقبول
۱۳	مدارج الصلوٰۃ سید محمود شاہ ترمذی
۲۳	جمعۃ المبارک سید الایام مولانا اختر حسین نقشبندی
۳۳	حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ حاجی محمد مرید احمد چشتی
۵۸	ہیر پشان کا مجاہدہ۔ ہیر سیال کا مشاہدہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی
۶۱	بلبل شیراز افتخار احمد حافظ قادری
۶۴	قرآن اسلام کے شب و روز
۶۹	قارئین کیا کہتے ہیں
۷۵	عظیم الشان عشق مصطفیٰ کا نفرنس رپورٹ: مولانا محمد سیف اللہ خان
۷۹	آپ کے سوالات اور ہمارے جوابات مفتی محمد عبدالعزیز

(گزشتہ سے پیوستہ)

بلبل شیراز

حضرت خواجہ محمد شمس الدین حافظ المعروف حافظ شیرازی علیہ رحمۃ الباری

افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی

عالی قدر افتخار احمد حافظ قادری، مقامات مقدسہ کی زیارات کے عنوان پر معروف مقبول، محبوب اور دلربا کتاب ”زیارات مقدسہ“ کے مؤلف ہیں۔ ۲۴۸ صفحات والی رنگین تصاویر اور بیش بہا معلومات سے لبریز یہ کتاب اپنے عنوان پر گرانقدر تحفہ ہے ہم نے اکتوبر ۲۰۰۱ء میں انہی صفحات پر اس کتاب پر تبصرہ کیا تھا۔ مؤلف عقیدت مند، اولوالعزم اور صاحب بصیرت سیاح ہیں۔ ہم نے ماہ گزشتہ میں ان کا سفرنامہ ”سعدی شیراز“ شائع کیا جسے قارئین نے بے حد پسند کیا۔ ازراہ عنایت انہوں نے اس مرتبہ ”بلبل شیراز“ کے مزار پر انوار پر حاضری کی دلاویز روئیداد ارسال کی ہے۔ یہ مختصر مگر گراں قدر روئیداد سفر آپ کے ذوق کو جلا بخشنے گی۔

خواجہ صاحب کا اسم گرامی محمد، لقب شمس الدین اور تخلص حافظ تھا۔ آپ ۷۲۶ ہجری میں شیراز میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلے قرآن مجید حفظ کیا پھر وقت کے مشہور فقیہ و مفسر مولانا شمس الدین محمد عبداللہ شیرازی سے فقہ و تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔

آپ دور تیموریہ کے بلند پایہ بزرگ اور عظیم صوفی شاعر مانے جاتے ہیں۔ آپ بھی حضرت سعدیؒ کی طرح بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ مگر اس کمی کی وجہ سے آپ کی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہ آئی۔ آپ نے قصیدے، مثنویاں اور قطعات لکھے مگر آپؒ کی شہرت آپ کی غزلیات کی وجہ سے ہوئی۔ آپؒ کے دیوان سے لوگ فال نکالتے ہیں اسی وجہ سے آپ کے دیوان کو

”لسان الغیب“ اور ”ترجمان الاسرار“ کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت حافظ شیرازی نے اپنی زندگی میں شیراز میں متعدد انقلابات دیکھے۔ تقریباً سات بادشاہ آپ کی آنکھوں کے سامنے تخت حکومت پر بیٹھے، خنزیر لڑائیاں ہوئیں اور حشر خیز جنگوں نے امن و سکون کو تباہ کر دیا۔ ان افسوسناک مناظر سے دنیا کا عارضی جاہ و جلال آپ کی نگاہوں میں حقیر ہو گیا۔

حضرت حافظ شیرازی کو شہر شیراز سے اس قدر انس تھا کہ اسے چھوڑ کر کہیں نہ جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

نمی دهند اجازه مرا بہ سیر و سفر
نسیم ”خاکِ مفصی“ و ”آپِ زکنا باد“

آپ کا مزار مبارک زمین سے اونچے چوترے پر ہے، قبر قدرے لمبی ہے اور ستونوں کے اوپر چھتری نما گنبد ہے۔ احاطہ مزار میں جگہ جگہ سایہ دار درخت اور پھولوں کی کیاریاں ہر طرف ماحول کو معطر کئے ہوئے ہیں یہاں پر آنے والوں کا ہر وقت تانتا بندھا رہتا ہے۔

ہم بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا اور ایک طرف بیٹھ گئے اور سب سے پہلے بندہ ناچیز نے باواز بلند آپ کی ایک غزل کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے، آئیں اور اب دوبارہ آپ بھی وہ اشعار میرے ساتھ مل کر پڑھیں۔

دل میرود ز دستم صاحبِ لالِ خدا را دردا کہ رازِ پنہاںِ خواہد شد آشکارا
(صاحبِ دل عاشقو! دل میرے ہاتھ سے جا رہا ہے خدا کے واسطے مدد کرو۔
افسوس ہے کہ چھپا ہوا بھید ظاہر ہونے والا ہے۔)

کشتی شکستگانیم اے بادِ شرطِ بر خیز باشد کہ بازِ بینم آں یارِ آشکارا
(ہماری کشتی ٹوٹی ہوئی ہے اے موافقِ ہوا چل، ہو سکتا ہے کہ اس یارِ آشکارا کو دوبارہ دیکھ لیں)

گر کوئے نیک نامی مارا گزر نداند گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را
(لوگوں نے ہمیں نیک نامی کے کوچے میں جانے نہیں دیا اگر تو پسند نہیں کرتا تو تقدیر کو بدل دے)

حافظ بخود پوشید ایں خرقہ سے آلود
اے شیخِ پاک دامنِ معذور دار مارا

(حافظ نے شراب سے آلودہ یہ گدڑی اپنے آپ نہیں پہنی، اے پاک
دامن شیخ ہمیں معذور سمجھ)

اس غزل کے بعد بلبل شیراز، کے چند اور اشعار بھی بغیر ترنم کے پڑھے، اُن میں سے
چند آپ کی خدمت میں بھی پیش ہیں۔

خوشا شیراز و وضع بے مثالش خداوندانگہدار از زوالش
حافظ قلم شاہ جہاں مقسم رزق است از بہر معیشت مکن اندیشہ باطل
ندیم خوشتر از شعر تو حافظ
بہ قرآنے کہ اندر سینہ داری

یقین مانیں کہ ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی جی یہی چاہتا تھا کہ سارا وقت آپ کے مزار
مبارک پر بیٹھے گزر جائے۔ ایک مقام پر حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

زخیرت ما چوں گزری ہمت خواہ

کہ زیارتگاہ رنداں جہاں خواہد بود

سو زہے نصیب کہ ہم نے بھی جناب حافظ کی زیارت گاہ دیکھ لی اور آپ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔

ان اشعار کے بعد ختم شریف اور دعا کے بعد حافظ صاحب کی خدمت میں الوداعی سلام

کرتے ہوئے احاطہ مزار سے باہر آ گئے اور حضرت خواجہ جوی کرمانی کی زیارت کے لئے چل پڑے۔

خواجہ جوی کرمانی ایک عظیم صوفی شاعر ہو گزرے ہیں، آپ کا مزار مبارک پہاڑ کی چوٹی پر

ہے، حضرت حافظ شیرازی اسی عظیم صوفی شاعر کی مصاحبت میں شاعرانہ نکات ذہن نشین کرتے تھے۔

خواجہ جوی کرمانی کے متعلق حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

استاد غزل سعدی است پیش حمہ کس اما

دارد سخن حافظ طرز سخن خواجو

آپ کی قبر مبارک شیشے کے فریم سے بند ہے، دیوار کے ساتھ سنگ مرمر کی تختی پر آپ کے

حالات زندگی رقم ہیں۔ فاتحہ پڑھی اور نیچے آ کر ”دروازہ قرآن“ دیکھا کسی زمانے میں شہر شیراز میں

داخل ہونے کیلئے یہی دروازہ تھا اور اُس کے اوپر قرآن پاک رکھا ہوتا تھا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے

بعد ٹیکسی لی واپس ہوئی آئے کھانا کھایا اور نماز کی ادائیگی کے بعد بقیہ زیارات کیلئے نکل پڑے۔